قربانی

فضائل و مسائل

﴿مؤلف﴾

قاضی مولانا حافظ نظام الدین چشتی

ایم۔اے عربی و اسلامیات ☆ فاضل دار العلوم نعیمیہ

امام وخطیب جامع مسجد اقصیٰ، سیکٹر 11-D نیو کراچی

بسم اللّٰہ الرّحمٰنِ الرّحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
اما بعد
فاعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم

فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ ...... ترجمۂ کنزالایمان : توتم اپنے ربّ کیلئے نماز پڑھواور قربانی کرو۔

مذکورہ بالا آیت مقدسہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قربانی کا حکم دیا ہجرت کے بعد دس سال تک حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے مدینہ طیبہ میں قیام فرمایا اور ہر سال قربانی فرماتے رہے۔

قربانی......ایک اہم مالی عبادت ہے اور شعائرِ اسلام میں سے ہے اور سیّدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنّت ہے۔قربانی کی احادیث میں بہت فضیلت آئی ہے۔طوالت سے بچتے ہوئے صرف دو حدیثیں ذِکر کرنے پر اکتفا کروں گا۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ قربانیاں کیا ہیں۔تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔صحابہ نے عرض کیا کہ اس میں ہمارا کیا فائدہ ہے۔تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا فائدہ یہ ہے کہ تمہیں قربانی کے جانور کے ہر بال کے بدلے میں ایک نیکی ملے گی۔صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جن جانوروں کے بدن پر اون ہے تو اس اون کا کیا حکم ہے، کیا اس پر بھی کچھ ملے گا۔آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اون کے ہر بال کے عوض بھی ایک نیکی ہے۔ (سنن ابن ماجہ)

محترم قارئین! غور کیجئے۔اس سے بڑھ کر اور کیا ثواب ہوگا کہ ایک قربانی کرنے سے ہزاروں لاکھوں نیکیاں مل جائیں۔ بھیڑ اور دنبے کے بدن پر لاتعداد بال ہوتے ہیں اگر کوئی صبح سے شام تک گننا چاہے تو بھی نہیں گن سکے گا۔
تو سوچئے کہ ہم قربانی پر دس پانچ ہزار روپے خرچ کر کے کتنی بے حساب نیکیوں کے مستحق بن سکتے ہیں۔

اس قدر اجر و ثواب کو دیکھ کر ہمیں خوب بڑھ چڑھ کر قربانی کرنی چاہئے۔واجب تو واجب ہے اگر اللہ تعالیٰ نے مال میں وسعت دی ہے تو نفلی قربانی بھی کرنی چاہئے۔تو جہاں آپ اپنی طرف سے قربانی کر رہے ہیں وہاں اپنے مرحوم عزیزوں مثلاً ماں باپ، بہن بھائی وغیرہ کی طرف سے بھی قربانی کریں تاکہ ان کی روح کو بھی یہ عظیم الشان ثواب پہنچ جائے اور کیا ہی اچھا ہوگا کہ اس محسن اعظم مقصودِ کائنات حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اہل بیت کی طرف سے قربانی کی جائے ورنہ کم از کم

واجب قربانی تو ضرور کیجئے۔ اس لئے کہ ان مبارک دِنوں کے چلے جانے کے بعد پھر یہ دولت کہاں نصیب ہوگی اور اس آسانی سے یہ بے شمار نیکیاں کہاں میسر ہوں گی۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ قربانی کیا ہے؟ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے ہر بال کے عوض میں ایک نیکی ہے۔

حدیثِ پاک کا مفہوم ہے کہ قربانی بہت بڑا عمل ہے اور قربانی کے ایام میں اللہ تعالیٰ کو قربانی کرنے سے زیادہ کوئی عمل پسند نہیں ہے۔ قربانی کرتے وقت خون کا جو پہلا قطرہ زمین پر گرتا ہے تو گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہو جاتا ہے۔

قربانی واجب ہوتے ہوئے اور مالی وسعت حاصل ہوتے ہوئے قربانی نہ کرنا بہت بڑی بدنصیبی اور نیکیوں سے محرومی کا اور جانِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ناراضگی کا سبب ہے۔

جس شخص نے قربانی واجب ہوتے ہوئے قربانی نہ کی تو اس سے بڑھ کر بدنصیب کون ہوگا کہ ایسے شخص کو اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عیدگاہ میں آنے سے منع فرمادیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص میں قربانی کرنے کی استطاعت ہو پھر وہ قربانی نہ کرے تو ایسا آدمی ہماری عیدگاہ میں نہ آئے۔ (سنن ابن ماجہ)

حدیث مذکورہ پر غور کیجئے اور وہ لوگ جو کہ مالی وسعت اور قربانی کی استطاعت رکھتے ہوئے واجب قربانی ادا نہیں کرتے وہ آنکھیں کھولیں اور اپنے ایمان کی خیر منائیں۔

اوّل تو یہی خسارہ کیا کم تھا کہ قربانی نہ کرنے کے سبب ہزاروں لاکھوں نیکیوں اور اتنے بڑے اجروثواب سے محروم ہوگئے۔ پھر اس پر اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناراض ہو جائیں اور عیدگاہ میں حاضری سے روک دیں۔ ایسے شخص کا ٹھکانہ کہاں ہوگا۔

عیدگاہ اور مساجد اللہ تعالیٰ کی محبوب اور پسندیدہ جگہ ہیں۔ یہاں جمع ہونے والوں پر عفو وکرم کی بارشیں ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔ یہاں کی حاضری سے کسی بدنصیب سے بدنصیب ہی کو روکا جاسکتا ہے۔

لٰہذا بخل سے کام نہ لیجئے۔ خوش دِلی سے قربانی کیجئے۔ جس نے یہ مال دیا ہے یہ حکم بھی اسی کا ہے۔ اسی کے حکم کی تعمیل کیجئے۔ اسی میں سلامتی اور برکتیں اور دُنیا و آخرت کی کامیابی ہے۔

قربانی کی تعریف

خاص جانور خاص دِنوں میں اللہ کی رِضا کیلئے ثواب کی نیّت سے ذبح کرنا قربانی کہلاتا ہے۔

قربانی کے واجِب ہونے کے شرائط

نمبر۱...... مسلمان ہونا لہٰذا غیر مسلم پر قربانی واجب نہیں۔

نمبر۲...... مقیم ہونا، لہٰذا مسافر پر قربانی واجب نہیں، البتہ اگر مسافر نفل کے طور پر قربانی کرے تو ثواب پائے گا۔

نمبر۳...... مالک نصاب ہونا...... یعنی قربانی کے دِنوں میں ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی کا مالک ہونا یا حاجتِ اصلیہ کے علاوہ کسی ایسی چیز کا مالک ہو جس کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر ہو تو وہ مالدار ہے۔ اس پر قربانی واجب ہے۔

نمبر۴...... بالغ ہونا، اگرچہ نا بالغ پر قربانی واجب نہیں، اگر کرے تو بہتر ہے۔ قربانی کیلئے مرد ہونا شرط نہیں، مالدار عورت پر بھی قربانی واجب ہے۔

نمبر۵...... وَقت کا پایا جانا، یعنی دس ذِی الحجہ کو صبح صادق سے بارہ ذی الحجہ کو غروبِ آفتاب تک یعنی تین دن اور دو راتیں یہ قربانی کے دن ہیں اور انہیں کو 'ایام نحر' کہا جاتا ہے۔ لیکن دسویں ذی الحجہ کا دن سب میں افضل ہے۔ اس کے بعد گیارہ پھر بارہ ذوالحجہ۔ (بہارِ شریعت ، عالمگیری)

مسئلہ...... دس ذی الحجہ کے بعد کی دونوں راتیں ایام نحر میں داخل ہیں۔ ان میں بھی قربانی ہوسکتی ہے۔ مگر رات میں ذبح کرنا مکروہ ہے۔ (بہارِ شریعت ، عالمگیری)

مسئلہ...... شہر میں قربانی کی جائے تو شرط یہ ہے کہ عید کی نماز کے بعد کی جائے اور گاؤں میں یہ شرط نہیں ہے، لہٰذا گاؤں میں صبح صادق کے بعد قربانی ہوسکتی ہے، کیونکہ گاؤں میں عید کی نماز نہیں ہوتی۔ (بہارِ شریعت ، عالمگیری)

مسئلہ...... قربانی وقت سے پہلے بھی نہیں ہوسکتی اور وقت گزرنے کے بعد بھی نہیں ہوسکتی۔ اگر کسی نے وقت سے پہلے قربانی کی تو نہیں ہوگی۔ دوبارہ قربانی کرے اور اسی طرح وقت گزرنے کے بعد اگر کوئی قربانی کرنا چاہے تو قربانی نہیں ہوسکتی۔ لہٰذا وقت گزرنے کے بعد قربانی کا جانور یا اس کی قیمت صدقہ کرے۔

مسئلہ...... اگر گھر میں میاں بیوی دونوں صاحبِ نصاب ہوں یعنی دونوں کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کے برابر رقم ہو تو دونوں پر قربانی واجب ہے۔ ایک کی قربانی دوسرے کیلئے کافی نہیں ہوگی بلکہ الگ الگ قربانی کرنا لازمی ہے۔

مسئلہ...... اگر کسی شخص پر قربانی واجب ہے اور دوسرے کی طرف سے قربانی کرنا چاہے تو پہلے اپنی قربانی کرے پھر مرحوم کی طرف سے یا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے لیکن اگر کسی پر قربانی واجب نہیں تو اگر اپنی قربانی چھوڑ کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا کسی مرحوم کی طرف سے کرے تو یہ جائز ہے۔ (بہارِ شریعت ، عالمگیری)

قربانی کے جانور

مسئلہ......اونٹ، گائے، بھینس، بیل، بکری، دنبہ، بھیڑ، نر و مادہ اور خصی وغیر خصی سب کی قربانی ہوسکتی ہے۔ (بہارِ شریعت)

قربانی کے جانوروں کی عمریں

مسئلہ......اونٹ پانچ سال...... گائے بھینس بیل دو سال......بکری، دنبہ، بھیڑ ایک سال کی ہوں یا زِیادہ کی۔ اس سے کم کی جائز نہیں۔ (بہارِ شریعت) ہاں اگر دنبہ یا بھیڑ کا چھ ماہ کا بچہ اتنا فربہ اور تندرست ہے کہ دُور سے دیکھنے میں ایک سال کا معلوم ہوتا ہو تو اس کی قربانی جائز ہے۔ (بہارِ شریعت)

مسئلہ......وحشی جانور مثلاً ہرن، نیل گائے، بارہ سنگھا وغیرہ کی قربانی جائز نہیں۔

مسئلہ......قربانی کا جانور موٹا تازہ خوبصورت اور بے عیب ہونا چاہئے۔ اگر عیب تھوڑا سا ہے تو قربانی ہوجائے گی، مگر مکروہ ہوگی۔ (بہارِ شریعت)

مسئلہ......اندھا، لنگڑا، کان، بے حد دبلا، کان کٹا، دم کٹا، بے دانت کا، تھن کٹی، تھن سوکھا، ناک کٹا، بیمار، خنثیٰ اور غلاظت کھانے والا ان سب کی قربانی جائز نہیں۔

مسئلہ......قربانی کرتے وقت جانور اچھلا کودا، اور عیب دار ہوگیا تو حرج نہیں۔

مسئلہ......اگر کوئی شخص قربانی کے جانور کے بجائے کسی حاجت مند کو رقم دے دے تو اس کی واجب قربانی ادا نہیں ہوگی اور قربانی کا وجوب قربانی کرنے سے ہی ادا ہوگا۔

☆......اندھے، کانے، لنگڑے اور ایسا مرض جو قربان ہونے کی جگہ تک نہ جاسکتا ہو، اس کی قربانی جائز نہیں ہے یا جس جانور کے دونوں کان کٹے ہوں یا ایک کان کا اکثر حصّہ کٹا ہوا ہو یا دُم بھی اکثر کٹی ہوئی ہو یا دانت بالکل نہ ہوں یا اکثر نہ ہو تو ایسے جانور کی قربانی بھی جائز نہیں ہے۔ (بہارِ شریعت، عالمگیری)

☆......سینگ اگر پیدائشی نہ ہوں یا درمیان سے ٹوٹ گیا ہو، اس کی قربانی جائز ہے۔ (بہارِ شریعت، عالمگیری)

مسئلہ......اگر کسی شخص پر قربانی واجب ہو اور اس کا خریدا ہوا جانور مرجائے یا گم ہوجائے یا چوری ہوجائے تو اس کو چاہئے کہ دوسرا جانور خریدے۔ اسی دَوران اگر پہلا جانور مل جائے تو اس کی بھی قربانی کرے، یہ جب ہے جبکہ اس کا بچا ہوا مال قیمتِ نصاب تک ہو۔ (بہارِ شریعت، عالمگیری)

قربانی کے جانور میں شرکت

مسئلہ......اونٹ، گائے، بیل اور بھینس میں سات افراد شریک ہوسکتے ہیں، لیکن شرکاء میں سے کسی کا حصّہ ساتویں سے کم نہ ہو۔ اگر کسی شریک کا حصہ ساتویں حصہ سے کم ہوا تو کسی کی قربانی نہیں ہوگی۔ ہاں البتہ ساتویں حصہ سے زِیادہ ہوسکتی ہے مثلاً گائے، اونٹ یا بیل کی قربانی میں چار، پانچ یا چھ افراد شریک ہوکر قربانی کریں تو پھر ایسا ہوسکتا ہے۔

مسئلہ......دنبہ، بھیڑ، بکرا، بکری کی قربانی صِرف ایک فرد کی جانب سے ہوگی۔

قربانی کا گوشت

مسئلہ......قربانی کے گوشت کے تین حصّے کیے جائیں۔ ایک حصہ فقیروں اور غریبوں کو دیں اور ایک دوستوں اور عزیزوں کو دیں اور ایک حصہ اپنے گھر والوں کیلیئے رکھیں۔ اگر گھر کے افراد زِیادہ ہوں تو سب کا سب گھر والوں کیلیئے بھی رکھا جاسکتا ہے اور سارے کا سارا صدقہ بھی کیا جاسکتا ہے۔ اگرچہ ایک حصہ اپنے اہل خانہ کیلیئے بہتر ہے۔

قربانی کا طریقہ

قربانی کرنے سے پہلے جانور کو چارہ پانی دیں، بھوکا پیاسا ذبح نہ کریں اور ایک جانور کے سامنے دوسرا جانور ذبح نہ کریں۔ چھری پہلے سے خوب تیز کرلیں پھر جانور کو بائیں پہلو پر اس طرح لٹائیں کہ اس کا مُنہ قِبلہ کی طرف ہو اور اپنا داہنا پاؤں اس کے پہلو پر رکھیں اور جلدی سے ذبح کردیں، ذبح کرنے سے پہلے مندرجہ ذیل دُعا پڑھیں:۔

اِنِّی وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ حَنِیْفاً وَّ مَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ○ اِنَّ صَلاَتِیْ وَ نُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ○ لاَ شَرِیْکَ لَهٗ وَ بِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَ اَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ○ اَللّٰهُمَّ لَکَ وَ مِنْکَ

یہ دعا پڑھنے کے بعد ذبح کریں، جب تک جانور ٹھنڈا نہ ہوجائے نہ تو اس کے پاؤں کاٹیں اور نہ کھال اُتاریں۔

قربانی اگر اپنی طرف سے ہو تو ذبح کے بعد یہ دعا پڑھیں۔

مسئلہ......اگر بِسْمِ اللّٰه پڑھنا بھول گیا ہو تو ذبیحہ حلال ہے اور اگر رگیں کٹنے سے قبل یاد آگیا تو بسم اللہ پڑھنا ضروری ہے۔ بعد میں آیا تو ضروری نہیں۔

ذبح کرنے کے بعد کی دعا

اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِکَ اِبْرَاھِیْم عَلَیْہِ السَّلاَمَ
وَ حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم

اوراگرقربانی اپنی طرف سےنہیں بلکہ کسی دوسرے کی طرف سے ہےتو مِنِّی کی جگہ مِن کہہ کراس شخص کانام لیں جسکی طرف سےقربانی ہےاوراگرقربانی سات افراد کی طرف سے ہےتو مِن کے بعدان سات افراد کے نام لئے جائیں۔جن کی طرف سے قربانی کی جارہی ہے۔

ایام تشریق کیا ھیں

نویں ذوالحجہ کی فجر سے تیرہ ذوالحجہ کی عصر تک یعنی پانچ دن اور چار راتیں ایام تشریق کہلاتے ہیں۔ان پانچ دنوں میں ہرفرض نماز کے بعد جوکہ جماعت کے ساتھ ادا کی گئی ہو۔ ہر مکلّف پر ایک بار تکبیر تشریق بلند آواز سے کہنا واجب ہےاور تین مرتبہ کہنا بہتر ہے منفرد پر تکبیر واجب نہیں لیکن اگر کہہ لے تو بہتر ہے۔

تکبیر تشریق یہ ھے

اَللّٰہُ اَکْبَرْ اَللّٰہُ اَکْبَرْ لاَاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرْ ، اَللّٰہُ اَکْبَرْ وَ لِلّٰہِ الْحَمْد

☆......حدیث میں آیا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ذی الحجہ کا پہلا عشرہ شروع ہوجائے اور تم میں سے جو شخص قربانی کا اِرادہ کرے (جب تک قربانی نہ کرلے) بال اور ناخن نہ کتروائے۔ (صحیح مسلم)

☆......قربانی سے قبل قربانی کرنے والے کیلئے مستحب ہے کہ بال اور ناخن نہ تراشے۔ (عالمگیری)

قربانی کی کھال کے احکام

مسئلہ......قربانی کے جانور کی کھال کو نہایت احتیاط سے اُتارا جائے۔

مسئلہ......کھال کو بطورِ اُجرت قصائی یا امام مسجد، موذن یا خادم کو دینا جائز نہیں ہے بلکہ تعاون کی مد میں مدرسہ میں دے سکتے ہیں۔

مسئلہ......گھر کے افراد میں سے کوئی حج پر جائے ، اگر گھر کے افراد میں سے کسی پر قربانی واجب ہے تو ان پر قربانی کرنا واجب ہے۔ حج پر جانے والا جو قربانی کرتا ہے وہ حج کی قربانی ہوتی ہے۔ حج کی قربانی کرنے سے گھر والوں پر جو واجب قربانی ہے وہ ادا نہیں ہوگی۔

عقیقہ کی تعریف و احکام

مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہونے والے بچہ یا بچی کے شکریہ کے طور پر جو جانور ذبح کیا جاتا ہے اس کو عقیقہ کہتے ہیں۔

مسئلہ.....عقیقہ مستحب ہے، اس کیلئے ساتواں دِن بہتر ہے اور اگر ساتویں دِن نہ کرسکیں تو زِندگی میں جب میسر ہو کرلیں، سنّت ادا ہو جائیگی۔

مسئلہ.....لڑکے کیلئے دو بکرے اور لڑکی کے لئے ایک بکری ذبح کی جائے یعنی لڑکے میں نر جانور اور لڑکی میں مادہ جانور مناسب ہے اور اگر اس کے برعکس، یعنی لڑکی کیلئے نر اور لڑکے کیلئے مادہ تو بھی جائز ہے بلکہ اگر دو بکرے نہ ہوسکیں تو لڑکے کی طرف سے ایک بکری بھی ذبح کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ.....قربانی میں عقیقہ کی شرکت ہوسکتی ہے اور عقیقہ کے جانور کیلئے بھی وہی شرطیں ہیں جو قربانی کے جانور کیلئے ہیں۔

مسئلہ.....عقیقہ کا گوشت فقیروں، دوستوں، رِشتہ داروں میں کچا تقسیم کیا جائے یا پکا کردیا جائے یا بطورِ ضیافت و دعوت کھلا یا جائے، سب صورتیں جائز ہیں۔

مسئلہ.....عقیقہ کا گوشت ماں باپ، دادا، دادی، نانا، نانی وغیرہ سب کھا سکتے ہیں۔

مسئلہ.....اگر ماں باپ کا عقیقہ نہیں ہوا تب بھی اولاد کا عقیقہ ہوسکتا ہے۔

عقیقہ کی دعا

عقیقہ کے جانور کو ذبح کرتے وقت یہ دعا پڑھیں:

اگر عقیقہ اپنے بیٹے کا ہے تو یوں کہے: اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ عَقِیْقَۃُ اِبْنِیْ فَلاَ نْ

(فلاں کی جگہ لڑکے کا نام لیں) اور اگر عقیقہ کسی دوسرے کا ہے تو لڑکے اور لڑکے کے باپ کا نام لیں اور اس طرح کہیں:

اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ عَقِیْقَۃُ فَلاَ نُ بِنُ فَلاَ نْ دَمُھَا بِدَمِہٖ وَلَحْمُھَا بِلَحْمِہٖ وَعَظْمُھَا بِعَظْمِہٖ
وَجِلْدُھَا بِجِلْدِہٖ وَشَعْرُھَا بِشَعْرِہٖ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا فِدَاءً لِفَلاَ نُ بِنُ فَلاَ نْ مِنَ النَّارِ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

(فلاں بن فلاں کی جگہ بچے اور اس کے باپ کا نام لیں۔)

اور اگر عقیقہ لڑکی کا ہے تو یہی دعا اس طرح پڑھیں گے:

اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ عَقِیْقَۃُ فَلاَ نَۃُ بِنْتِ فَلاَ نْ دَمُھَا بِدَمِھَا وَلَحْمُھَا بِلَحْمِھَا وَعَظْمُھَا بِعَظْمِھَا وَجِلْدُھَا بِجِلْدِھَا
وَ شَعْرُھَا بِشَعْرِھَا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا فِدَاءً لِفَلاَ نَۃُ بِنْتِ فَلاَ نْ مِنَ النَّارِ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

(فلانہ بن فلانہ کی جگہ بچی اور اس کے باپ کا نام لیں۔)